سوال

کے بعض 350 ل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برنمبر 4543 1 فرید بک سٹال لاہور میں وضاحت کی ہے۔ کیا عقیقے میں اونٹ یا گائے کے اندر حصہ ڈال کر عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے علاقے میں احناف یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اونٹ اور گائے میں قربانی کی طرح عقیقے کے بھی سات پانچ چار وغیرہ حصے ڈالے جا سکتے ہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت ف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرمایا 1:

"مَن أَحَبَّ أَن يَنْسُكَ عَن وَلَدِهِ، فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ"

اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (عقیقہ) کرنا پسند کرے تو وہ قربانی کرلے۔ لڑکے کی طرف سے دو برابر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک (سنن نسائی 7/163 ح 4217) وسندہ حسن مسند احمد 2/182 ح 6713 حاکم 4/238 ح 7692) ووافقہ الذہبی)

بر (4/311)

م: 158)

بن القیم الجوزیہ رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فقہاؤہم، وجمہور أہل السنة، فقالوا: ہی من سنة رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم "

محدیث ان کے فقہاء اور جمہور اہل سنت کہتے ہیں۔ یہ (عقیقہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

28)

رحمة اللہ علیہ نے فرمایا: عقیقہ واجب نہیں ہے لیکن اس پر عمل مستحب ہے اور ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگوں کا اسی پر عمل جاری رہا ہے

(المؤطا روایة یحییٰ 2/502 ح 1109)

2/501 ح 1072)

ہے کہ (سیدنا) عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا پیدا ہوا تو (ان کی بہن) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا گیا: اے اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا! آپ اس کی طرف سے اونٹ ذبح کریں۔ انھوں نے فرمایا: معاذاللہ! لیکن (وہ ذبح کریں گے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو سا

ہے 2:

ق عن الغلام ولا عن الجاریة"

نہ تو لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہیے اور نہ لڑکی کی طرف سے (الجامع الصغیر ص 534)

خ (5/69) میں اسی کی حمایت کی ہے اور فتاوی عالمگیری (5/362) میں لکھا ہوا ہے کہ یہ اس کے مکروہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔!

نیز دیکھئے المؤطا المنسوب الی محمد الی محمد بن الحسن الشیبانی ص 88، 89)

غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں۔ "احادیث صحیحہ میں عقیقہ کی فضیلت اور استحباب کو بیان کیا گیا ہے لیکن غالباً یہ احادیث امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ اور صاحبین کو نہیں پہنچیں، کیونکہ انھوں نے عقیقہ کرنے سے منع کیا ہے۔" (شرح صحیح مسلم ج 1 ص 43)

سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی شخص تقلید محض کی پستی سے نہیں نکلا تو اس کو عقیقہ کرنے سے منع کرنا چاہیے یا کم از کم یہ کہنا چاہیے کہ عقیقہ مباح ہے اور کار ثواب نہیں ہے اور اس کو یہ نہیں چاہیے کہ امام اعظم کے قول کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال کر یہ کہے کہ امام اعظم کے نزدیک عقیقہ سنت۔

ہے 3 (19/جون/2008)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ658

محدث فتویٰ